مفتی سید امیر زمان حقانی
جامعہ رحمت کائنات اٹک شہر

علم وعمل کے آفتاب ومہتاب

نہیں ہے پیر میخانہ مگر فیضان باقی ہے
ابھی تک میکدے سے بوئے عرفان نہیں جاتی

مادر علمی جامعہ حقانیہ کے مشائخ عظام کی رحلت ،یقیناً ابنائے حقانیہ کے ناتواں کندھوں پر بوجھ ،اور ظل شفقت سے محرومی بہت بڑے المیہ سے کم نہیں ۔لیکن کیا کریں ؟شخصیات کی رخصتی پر صبر اور نظریات کو زندہ جاوید رکھنا اور رضاء بالقضاء کا درس تو ان اکابرؒ نے دیا۔تقدیر کے فیصلوں کا تدبیر کے فیصلوں پر غالب آنا ہمارے مشائخ عظام نے سمجھایا ہے

تقدیر کے پابند ہیں نباتات و جمادات
مؤمن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

حضرت شیخ مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ ایک عظیم بحر ذخار تھے جامع المعقول والمنقول بین الاقوامی شخصیت جو کہ عرب وعجم کے ہاں مسلم تھے جو تدریس کے ساتھ ساتھ تحریکوں کے شہسوار بھی تھے ۔تفسیر میں امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوریؒ ،اور حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستیؒ کے جانشین تھے۔حدیث میں محدث کبیر مولانا عبدالحقؒ کے علوم وفیوض سے مالا مال ،مزاج میں کبھی مولانا عبدالحقؒ کا جمال تو کبھی متکلم عصر مولانا عبدالحلیم صدر صاحبؒ کا جلال۔سخاوت ،شجاعت ،ضیافت ،محنت ،مشقت ،شفقت، تبحر علمی ،ذاتی کمال ۔قرآن وحدیث ،آثار ،اقوال اور اشعار کے نکتہ نکتہ سے استدلال ۔حریت آزادی میں حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت مدنیؒ کے فکر کا امین ہونے میں بے مثال ،شیخ انور شاہ کشمیریؒ کی حنفی تحقیق وتدقیق کا ایک سلسلہ لازوال ،مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کا سپاہی وجنرال

اولئك ابائى فجئنى بمثلهم
اذا جمعتنا يا جرير المجامع

حضرت شیخ کی ولادت باسعادت یکم جنوری 1931 مولانا سید قدرت اللہ شاہؒ کے گھر ہوئی ۔ ناظرہ، فارسی پڑھنے کے بعد 1947 میں جامعہ حقانیہ کے ابتداء میں ابتدائی طلباء کرام کا شرف حاصل کیا۔اور 1954 میں

دستار فضیلت ،1959 میں احمد علی لاہوری اور 1961 میں حضرت عبد اللہ درخواستیؒ سے دورہ تفسیر کا شرف تلمذ حاصل کیا۔ 1973 میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ ماچسٹر فائنل سورہ کہف میں کی اور تحقیقی مقالہ P.H.D حضرت حسن بصری کی تفسیری روایات پر کی ۔ 1988 میں مملکت خداداد پاکستان تشریف لائے تو دو سال دارالعلوم کراچی میں بحثیت عربی استاد تقرر رہا۔ 1990 میں جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے کتاب کے نشان قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ دو سال احسن العلوم کراچی میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ اسکے بعد چار سال عظیم جہادی کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی صاحب منبع العلوم میران شاہ میں محبت اور خدمت سے حضرت شیخ کو نوازا۔ جب حضرت المرشد قطب العالم مفتی اعظم محدث شہیر مفتی محمد فریدؒ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور ایک خلا پیدا ہوا۔ تو میں سلام پیش کرتا ہوں شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب ،شیخ الحدیث مولانا انوار الحق صاحب کو کہ ان حضرات نے اس عظیم مسند کیلئے حضرت شیخ کو مناسب سمجھا۔ اور بہت بڑے اعزاز واکرام سے حضرت شیخ صاحب کو مادر علمی جامعہ حقانیہ لاکردار الحدیث (ایوان شریعت) میں علم وفضل کے گرجدار آواز سے مزین فرمایا۔

خدم الحدیث وقد ترحل خادما فکانه نهر الفیوض یسیل

ما هو چه خوانده ایم فراموش کرده ایم الا حدیث یاد که تکرار میکنم

بالآخر علوم کے اس سمندر نے 30 اکتوبر 2015 جمعہ کے دن داعی اجل کو لبیک کہا......

آئے تھے چمن میں تیرے سیر گلشن کر چلے

سنبھال مالی باغ اپنا ہم تو اپنے گھر چلے

ہفتہ کے دن لاکھوں متعلقین ،تلامذہ نے عظیم اساتذہ کرام کے عظیم شاگرد اور عظیم شاگردوں کے عظیم استاد حضرت شیخ الحدیث مولانا سید شیر علی شاہ کا جنازہ پڑھا اور ہم نے سنا تھا حضرت امام بخاری کی قبر سے خوشبو کا آنا۔ امام احمد علی لاہوریؒ کی قبر سے خوشبو کا آنا۔ اور آج ہم نے حضرت شیخ کی قبر سے خوشبو کی لہر سونگھ لی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت شیخ صاحبؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما (آمین)

اتفاق بلبل گل بارها خواهد شدن

درمیاں ما شماں سیر بوستان بانصیب